رسول کریم ﷺ کی ایک سنت پر عمل کرنے کی تاکید

(فرمودہ ۲۸/ جنوری ۱۹۲۷ء)

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

چونکہ آج ایک کام کی وجہ سے دیر ہو گئی ہے۔ اس لئے میں نہایت اختصار کے ساتھ خطبہ پڑھنا چاہتا ہوں۔

دنیا میں ایک عقیدہ اور خیال ہوتا ہے۔ اور ایک عمل اور طریق۔ عقائد اندرونی قوتوں پر قبضہ کر کے اور عمل ذاتی جدوجہد کے ساتھ انسان کے اندر ایسی قوتیں جمع کر دیتا ہے جن کے ساتھ وہ خوبیوں کے پیدا کرنے میں کامیاب ہو سکتا ہے۔ لیکن ان عقائد اور اعمال کے درمیان ایک اور چیز بھی ہے جس کو عبادات اور اذکار کہتے ہیں۔ اذکار نصف عمل اور نصف عقیدہ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اگر انسانی اعمال کی حقیقت پر غور کیا جائے تو عبادات و اذکار عملی نظر نہیں آتے بلکہ عقیدہ معلوم ہوتے ہیں۔ ہاں اگر یہ لحاظ رکھا جائے کہ عبادات میں بعض حرکات بھی کرنی پڑتی ہیں۔ تو اس لحاظ سے وہ اعمال نظر آتے ہیں۔ اور اسی وجہ سے بہت سے لوگ عبادات و ذکر کی اصل حقیقت سے ناواقفیت کی وجہ سے نماز پر یہ اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اس میں حرکات سے کیا فائدہ اور نتیجہ ہے۔ اگر دل میں خدا سے محبت ہے تو اسے ان حرکات کے ساتھ ظاہر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیوں نہ اس کی بجائے کوئی ایسی بات کی جائے جس سے انسان کو فائدہ پہنچے۔ ایسے لوگوں نے یہ سمجھا نہیں کہ عبادات ایک درمیانی ذریعہ ہے۔ جن کے بغیر نہ عقائد درست رہ سکتے ہیں نہ اعمال۔ اعمال اور عقائد دونوں کو ملانے کیلئے ایک ایسی چیز کی ضرورت تھی۔ جو آدھی روحانی ہو اور آدھی جسمانی۔ اور وہ ذکر اور عبادت ہے۔

ان اذکار میں سے ایک وہ ذکر ہے جو سوتے وقت کیا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ ہمیشہ سوتے

وقت آیت الکرسی، سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ ناس جو قرآن کریم کی آخری سورتیں ہیں تین دفعہ پڑھ کر ہاتھوں پر پھونکتے اور پھر ہاتھ اپنے جسم پر پھیرا کرتے تھے۔ آپ ہاتھوں پر پھونک کر ہاتھوں کو جسم پر اس طرح پھیرتے کہ سر سے شروع کرتے۔ اور جہاں تک ہاتھ پہنچ سکتے وہاں تک پھیرتے۔ یہ آنحضرت ﷺ کی سنت ہے جس کام کو آپ نے دینی کام سمجھ کر باقاعدہ اور ہمیشہ جاری رکھا۔ اسے سنت کہتے ہیں۔ چونکہ یہ ذکر بھی آپ ہمیشہ کیا کرتے تھے۔ اس لئے اس سنت کی پابندی ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

بعض نادان صرف اس نیکی کو ضروری سمجھتے ہیں جس کے بغیر انسان سیدھا جہنم میں چلا جائے۔ حالانکہ انسان کی طرف تو کسی عیب کا منسوب ہونا بھی بڑی بات ہوتی ہے۔ ایک دفعہ ایک بڑے آدمی نے حضرت خلیفہ اول کے سامنے کہا اگر ہم جہنم میں بھی گئے تو آخر جنت میں ہی چلے جائیں گے۔ پھر کیوں نہ دنیا میں عیش و عشرت کریں ہم یہاں بھی عیش و عشرت کرتے ہیں اور وہاں بھی کریں گے۔ کیونکہ آخر کار جنت میں چلے جائیں گے اور دونوں جہان میں مزے اڑائیں گے۔ حضرت خلیفہ اول اسے فرمانے لگے۔ میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں آپ ناراض تو نہ ہوں گے۔ اس نے کہا ناراضی کی کیا بات ہے۔ آپ فرمائیں۔ آپ نے کہا یہ دس روپے آپ لے لیں یہ بازار ہے میں یہاں آپ کو دو جوتیاں لگانا چاہتا ہوں۔ یہ سن کر اس کا چہرہ غضب سے سرخ ہو گیا اور کہنے لگا۔ میں آگے ہی جانتا ہوں۔ مولوی بڑے بد تہذیب ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا آپ یہاں چند آدمیوں کے سامنے تو روپیہ لے کر جوتے کا نام بھی نہیں سن سکتے۔ پھر وہاں جہاں ہزاروں لاکھوں اگلے پچھلے لوگ جمع ہوں گے آپ اپنی ذلت کیسے برداشت کرلیں گے غرض یہ بڑی گندی فطرت کی علامت ہے کہ انسان صرف اسی عمل سے بچے جو سیدھا اسے جہنم میں لے جائے۔ اور اسی کام کو ضروری سمجھے جس کے بغیر وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ اس کے سوا کوئی نیکی کا کام نہ کرے۔

پس ذکر کو بھی یہ خیال کر کے نہیں چھوڑنا چاہئے کہ یہ ایسا ضروری نہیں جس کے نہ کرنے سے جہنم میں چلے جائیں گے اور نہ یہ خیال کرنا چاہئے کہ صرف یہی ذکر جنت میں جانے کے لئے کافی ہے۔ اور اس کے ساتھ اور اعمال کی ضرورت نہیں جب نبی کریم ﷺ جیسا انسان اپنی ترقیات کے لئے ان اذکار کا محتاج تھا تو تم کیونکر کہہ سکتے ہو کہ ہمیں ایسے اذکار کی ضرورت نہیں۔ آنحضرت ﷺ کی یہ سنت تھی۔ کہ آپ ہمیشہ سوتے وقت آیت الکرسی اور تینوں قل تین دفعہ پڑھتے اور

پھر ہاتھوں پر پھونک کر جسم پر ہاتھ پھیرتے۔ یہ ذکر اپنے اندر بہت بڑے فوائد رکھتا ہے۔ اور جو لوگ اس کے کرنے والے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ان آیات اور سورتوں کے اندر ایسے مضامین اور دعائیں ہیں جو اور کسی مذہب میں نہیں۔ ان کو مسنون طریق پر پڑھنے والا وساوس اور بیماریوں اور مصیبتوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

میں جماعت کو روحانی حالت کی طرف متوجہ کرنے کیلئے اس نکتہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ پہلے بھی کئی دفعہ اس طرف توجہ دلا چکا ہوں۔ میں نے خود اس کا تجربہ کیا ہے۔ جب میری بیوی[1] فوت ہو گئی۔ تو میرا بچہ خلیل احمد نہایت کمزور تھا۔ ہر روز ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہ اس کا آخری دن ہے۔ اس وقت میں روزانہ یہ سورتیں پڑھ کر اس پر پھونکتا۔ اور اگر کسی دن کسی وجہ سے نہ پھونکتا تو بیمار ہو جاتا۔ اب وہ اپنی نانی کے پاس رہتا ہے جب ناغہ ہوتا ہے وہ بیمار ہو جاتا ہے تو اس کی نانی میرے پاس لے آتی ہے کہ میں یہ دعائیں پڑھ کر اس پر دم کروں۔ غرض اس ذکر میں بہت سے فوائد ہیں۔ ان سورتوں کو پڑھتے وقت خدا سے التجا کرو کہ وہ برکتیں جو ان میں رکھی گئی ہیں تم پر نازل کرے یہ سورتیں جادو یا ٹونہ نہیں ہیں۔ قرآن کریم میں جادو ٹونے نہیں۔ یہ دعائیں ہیں۔ اور رسول کریم ﷺ کی مسنون دعائیں ہیں۔ اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اس سنت کو اختیار کرے۔ یعنی روزانہ سوتے وقت یہ دعائیں پڑھ کر سوئے ایک تو اس سے ذکر الٰہی کی عادت پڑ جائے گی۔ دوسرے خیالات کے اندر نیکی کی رَو پیدا ہو جاتی ہے۔ اس طرح نیند میں بھی انسان کی نیکیاں شمار ہوں گی۔

(الفضل ۸/ فروری ۱۹۲۷ء)

[1] سیدہ امۃ الحی بنت حضرت خلیفۃ المسیح الاول مولانا نور الدین صاحب